ماہنامہ
الحقیقہ
پاکستان

شمارہ 5 | مارچ 2009 - ربیع الاول ۱۴۳۰ھ | جلد 9

میلادِ رحمتِ عالم ﷺ کی امتیازی شان

آئیے مل کر منائیں
عید میلاد النبی

اداریہ: ہمیں چاہئے پناہ دامنِ مصطفیٰ ﷺ

عقیدۂ ختمِ نبوت
علامہ اقبال اور قادیانیت

غرباء و مساکین کے ساتھ حضور ﷺ کا عملی رویہ

نعت شریف

نبی کے نام لیواؤں کو گھبرانا نہیں آتا
جو ان کا ہے اسے غیر سے ڈر جانا نہیں آتا

اسیرِ گیسوئے واللیل کتنا مست و بیخود ہے
سرِ محشر بھی اس کو ہوش میں آنا نہیں آتا

لگائیں گے سرِ مقتل بھی ہم نعرہ رسالت کا
سرِ منبر ہی ہم کو وعظ فرمانا نہیں آتا

یہ کلمہ کیا ہے اک عہدِ وفا ہے اور مومن کو
وفا کا عہد کر کے پھر مکر جانا نہیں آتا

بفیضِ شیخ آسی نعت تو لکھتا ہے آقا کی
زمانے بھر کا کوئی فن اسے مانا نہیں آتا

حضور مفکرِ اسلام علیہ الرحمہ

عظیم دین حق کی عظیم تحریک شیران اسلام کا ترجمان

ماہنامہ الحقیقۃ پاکستان

جلد نمبر 9 مارچ 2009ء ربیع الاول ۱۴۳۰ھ شمارہ 5

زر تعاون

پاکستان فی پرچہ -/20 روپے سالانہ
بذریعہ ڈاک -/250 فی پرچہ سالانہ چندہ

یورپ	1 پاؤنڈ	10 پاؤنڈ
امریکہ	1.5 ڈالر	15 ڈالر
عرب ممالک	3 ریال	30 ریال

فہرست

ثاقب بک اینڈ کمپوزنگ سنٹر 0542-451 997

صوفی محمد آصف نقشبندی 0542-451734

پبلشر محمد عطاء الحق نے پرنٹ کروا کر دفتر ماہنامہ الحقیقہ سے شائع کیا فون 0542-451734

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

یونس ۔ ۶۲

ترجمہ: سُن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم

کلمۃ الحقیقہ — اداریہ

ہماری جائے پناہ، دامن مصطفےٰ ﷺ

سعید آسوی کے قلم سے

صدیوں پہلے کی بات ہے کہ انسان خود آگاہ تھا نہ خدا آگاہ۔ اس کا نہاں خانہ ٔ فکر شکوک و اوہام کا ظلمت کدہ تھا۔ شمس و قمر، کوہ و کہر، شجر و حجر تو ایک طرف اپنے ہی ہاتھ کے تراشیدہ پتھروں کے آگے جبیں سائی سے اسے مطلقاً عار نہیں تھی۔ رنگ و خون کے امتیازات اور شعوب و قبائل کی تفریقات نے انسان کو پارہ پارہ اور انسانیت کو چور چور کر دیا تھا۔ شرافت سرچھپا چکی تھی، صدق و صفا کا صفحۂ ہستی پر نام و نشان نظر نہیں آ رہا تھا، رحم و کرم کا نام فقط لغت میں رہ گیا تھا، باپ اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹی کو زندہ در گور کرتا تھا، عدل و انصاف سے کسی کو واسطہ نہیں تھا، خدا کا عرفان کیا ہوتا اپنی پہچان بھی نہیں تھی۔ غرض انسانیت حالتِ نزع میں تھی کہ اچانک رحمتِ حق جوش میں آئی اور اسے بچانے کیلئے اللہ نے ایک مسیحا بھیج دیا، ایسا مسیحا ﷺ جس کی تشریف آوری کی خبر دینے کے لئے تقریباً پونے چھ سو سال قبل مسیح ابن مریم علیہ السلام تشریف لائے تھے۔

ہاں ہاں! جن کی تشریف آوری کی خبر دینے مسیح ابن مریم علیہ السلام تشریف لائے، اس مسیح اعظم ﷺ کی مسیحائی کے فیض کا کون حساب لگا سکتا ہے۔

جنکی بعثت کیلئے اللہ سے اللہ کے خلیل علیہ السلام دعا گو رہے، انکی بے مثل عظمت میں کیسے شک و شبہ ہو سکتا ہے۔

اور جن کے وسیلے سے تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم علیہ السلام فائز المرام ہوئے ان کے قرب و وجاہت کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔

وہ جانِ بہار فصلِ بہار میں تشریف لائے تو گلشنِ ہستی میں بہار ہی آگئی۔

ہاں ہاں! آفتاب چرخِ ہدایت، تاجدار ملکِ ہدایت، مقطعِ نظمِ رسالت، اورنگ نشین اصالت، مخزنِ امامت و امارت، شہکارِ کمالِ قدرت، راز آشنائے مشیت، حضور پرنور، شافع یوم النشور، معطی المہا و السرور، دافع الآفات والشرور، سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء جلوہ طراز گیتی ہوئے تو کیا ہوا تھا۔

مظاہر فطرت کے آگے جھکنے والا انسان فطرت کا حاکم بن گیا۔ مہر و ماہ کو پوجنے والا بشر مہر و ماہ پر کمندیں ڈالنے لگا۔ رنگ و نسل کے بت پاش پاش

ہو گئے۔ اپنی لخت جگر کو آہوں، سسکیوں اور چیخوں کے جلو میں زندہ درگور کرنے والا انسانیت کی پاسبانی کرنے لگا۔ صحرائے عرب کے غیر مہذب اور غیر متمدن باسی تہذیب و تمدن کے امام بن گئے۔ اخلاقی قدریں زندہ ہوئیں، صدق و صفا کو فضول سمجھنے والے صدق و صفا کے پیکر بن گئے، خدا کے باغی خدا کے مقرب ہو گئے، راہزن راہبر بن گئے۔ اور انسانیت کے قاتل اس کے محافظ بن گئے۔ بقول حضور مفکر اسلام علیہ الرحمۃ والرضوان

چمک اٹھی ہے بزم کن فکاں سرکار کا صدقہ — منور ہو گئے کون و مکاں سرکار کا صدقہ

وہ آئے تو اجالے آ گئے ایوانِ ہستی میں — مٹی ظلمات کا نام و نشاں سرکار کا صدقہ

مزاج آدمیت میں انوکھا انقلاب آیا — بدل کے رہ گئے پیر و جواں سرکار کا صدقہ

گیا دور ستم، عہد آیا عدل و احساں کا — زمانے کو ملا امن و اماں سرکار کا صدقہ

محبت کی گھٹائیں چھا گئیں اکناف عالم میں — اخوت کی ہوئی نہریں رواں سرکار کا صدقہ

پھر حضور سرور عالم ﷺ خود ہی تشریف نہیں لائے، آپ ﷺ کے ساتھ اللہ کریم جل مجدہ کی کتاب بھی آئی۔

وہ آئے اور آئے بھی قرآں لئے ہوئے — تزئین کائنات کا ساماں لئے ہوئے

جہاں اس محسن اعظم ﷺ نے دنیا کو قرآن مقدس جیسا ضابطہ حیات دیا وہاں اسلام مقدس جیسا نظام حیات بھی بخشا۔ جسے اپنانے والے مختصری مدت میں دنیا کے وسیع و عریض حصے کے حاکم و مختار بن گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے اقوام عالم کے امام اور استاد بن گئے۔ دو جہاں کی بھلائیاں ان کے قدموں میں آ گئیں اور وہ ان بھلائیوں کے قاسم بن گئے۔ مشرق و مغرب کے انسانوں نے علم و حکمت سیکھا تو عرب کے ان بادیہ نشینوں سے اور شمال و جنوب کے باسیوں نے عدل و انصاف لیا تو ان اونٹ چرانے والوں کے قدموں سے۔ یہ لوگ جنہیں غلامی رسول ﷺ پر فخر تھا، عشق حبیب ﷺ نے جنہیں گرمایا تھا، بشر ہو کر بھی لوگوں کو "مافوق البشر" نظر آنے لگے۔

ہوں لاکھ سلام اس آقا پر بہت لاکھوں جس نے توڑ دیئے
دنیا کو باپیام سکوں، طوفانوں کے رخ موڑ دیئے
اس رحمت عالم ﷺ نے حساں، کیا کیا نہ دیا انسانوں کو
دستور دیا منشور دیا، کچھ راہیں دیں اور کچھ موڑ دیئے

امت جب تک اس دستور و منشور سے وابستہ رہی، اقوام عالم کی امامت و امارت اس کے ہاتھ رہی، جب اس سے پیچھے ہٹی، عزت و رفعت اور عروج و سربلندی نے اس سے منہ پھیر لیا، اسلام مخالفین ایک عرصے سے اہل اسلام کو مرکز سے دور لے جانے کی ناپاک سازشیں کر رہے تھے۔ چنانچہ وہ دور ہوتے گئے اور مقہور و مجبور ہوتے گئے۔ اقوام عالم کو غلامی سے نجات دینے والے خود غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جانے لگے، اور دوسروں کو اپنے پیچھے لگانے والے اب دوسروں کے پیچھے چلنے لگے بلکہ اس پر بھی مورد عتاب ہیں۔

آج امت مسلمہ کا اتحاد پارہ پارہ ہو چکا ہے اور ہر طرف سے دباؤ کا شکار ہے۔ بوجہ حرص و ہوس مسلمان ایک دوسرے سے کٹ کر رہ گئے ہیں۔ چنانچہ باآسانی اغیار کے شکنجے میں پھنستے جا رہے ہیں، سینکڑوں نہیں، ہزاروں کی تعداد میں مسلمان قتل ہو رہے ہیں۔ اسی کمزوری کی یہ صورتحال ہے کہ ایک مسلم ملک

...ر طاغوتی طاقتیں حملہ کریں تو باقی خاموش تماشائی بنی بیٹھی رہتی ہیں گویا اپنی باری کے انتظار میں ہیں۔ وہ پاکستان جس کے بارے میں اقوام مسلم کا خیال تھا کہ اسلام کے نام پر وجود میں آنے والا یہ ملک ہماری رہنمائی کرے گا ایٹمی طاقت بننے کے باوجود مسلمان ملکوں کی قیادت و رہنمائی سے قاصر ہے۔

کتنی گھناؤنی صورتحال ہے امت کی۔ کس قدر افسوسناک کردار ہے مسلمانوں کا۔ کوئی اور قوم ایسی صورت حال سے دوچار ہوتی تو شاید صفحہ ہستی سے مٹ جاتی ــــ مسلمان بچے ہوئے ہیں تو کیوں؟ نسبت سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے۔ یعنی اور تو ہم میں کوئی بات نہیں مگر یہ کہ حضور ﷺ کے ہیں۔ اسی بات کی تسلی ہے۔ قرآن کا بھی تو یہی پیغام ہے کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں، مایوس ہونا مومن کی شان کے خلاف ہے ــــ باطل سے صلح نہیں کرنی اور

دونوں عالم میں تمہیں مقصود گر آرام ہے
ان کا دامن تھام لو جن کا محمد ﷺ نام ہے

یہ بات کس قدر **حوصلہ افزا** ہے کہ امریکہ، یورپ غرض تمام مغرب کی اسلام دشمنی کے باوجود اسلام وہاں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ برنارڈ شا نے اسلام کی حقانیت اور دنیا کو اسکی ضرورت کے موضوع پر بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ آئندہ صدی میں یورپ کا سب سے بڑا مذہب اسلام ہوگا۔ امریکہ میں اس سے بھی پہلے مسلمانوں کے سب سے بڑی اقلیت بننے کی پیشین گوئیاں کی جا رہی ہیں۔ جاپان میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ مسلمان ہو رہے ہیں۔ بھارت کے اچھوت دھڑا دھڑ دین حق قبول کر رہے ہیں۔ افریقی عوام فوج در فوج حضور رحمت عالم ﷺ کے سایہ رحمت میں پناہ لے رہے ہیں۔ صرف 2004ء میں عالمی اداروں کی مختلف مذاہب پر تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق امریکہ، برطانیہ، روس، فرانس، کینیڈا، آسٹریلیا اور سوئٹزرلینڈ سمیت مختلف ممالک میں ساڑھے چھ لاکھ افراد نے اسلام قبول کیا۔ ان حالات میں اہل اسلام کو اور بھی مستعد ہو کر دنیا کے گوشے گوشے میں اشاعت اسلام کا علم لہرانے کی ضرورت ہے۔ بالخصوص کالجوں اور سکولوں کے طلبہ و طالبات میں یہ جذبہ و جنون پیدا ہو جائے تو قوم کا مستقبل نکھر سکتا ہے اور ملت کی ناؤ بڑی جلدی ساحل عافیت تک پہنچ سکتی ہے۔

لیکن! اسکے لئے ضروری ہے کہ قوم کا ہر فرد رسول عربی ﷺ کی محبت و اطاعت کی اہمیت سے آگاہ ہو۔ ہاں ہاں یہی تو مسلمان کی پہچان ہے۔ وہ مسلمان ہی کیا جو اپنے آقا و مولا ﷺ کی محبت سے محروم ہے اور آپ ﷺ کی اطاعت سے بے نیاز ہے۔ ملت اسلامیہ کے ہر فرد کو اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہئے کہ دامن مصطفےٰ ﷺ تھامے بغیر نہ تو ہم مصائب و آلام سے بچ سکتے ہیں اور نہ ترقی و کامرانی کی کوئی منزل طے کر سکتے ہیں۔

وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا إِلَيْكَ فِرَارُنَا
وَأَيْنَ فِرَارُ الْخَلْقِ إِلَّا إِلَى الرُّسُلِ (متنبی)

ترجمہ: اور ہمارا حضور ﷺ کے سوا کوئی نہیں جس کے پاس بھاگ کر جائیں اور
مخلوق کیلئے جائے پناہ ہے ہی کہاں سوائے رسولوں کے ہاں۔

کاش ملت کے رہنما اس جذبے کی لو کو تیز تر کرنے کی کوشش کریں اور یوں پاکستان کو اس کی اصل منزل تک پہنچائیں یعنی اسلام کی تجربہ گاہ بنا کر دم لیں

☆☆☆

اتحاد ملت

کی ضرورت و صورت

قسط: 23

مضمون نگار
پروفیسر محمد حسین آسی
علیہ الرحمہ

گذشتہ دنوں سیرت کی مشہور و معروف کتاب رحمۃ للعٰلمین کے عظیم مصنف جناب قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری کی ایک عظیم مختصر کتاب شرح اسماء الحسنٰی دیکھنے کی سعادت ملی۔ اس کے آغاز میں مصنف کا تعارف دیا گیا ہے۔ مضمون نگار جناب حکیم محمد عبداللہ صاحب نے قاضی صاحب کی احتیاط کے بارے میں ایک ایمان افروز واقعہ لکھا ہے۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں اور لطف اٹھائیں۔

"علم حدیث کی مانند علم تفسیر پر بھی قاضی صاحب کو پورا پورا عبور حاصل تھا۔ اس ضمن میں مجھے اپنے استاد محترم مولانا ابوالخیر الدین احمد سرسوی کی ایک روایت یاد آتی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ قاضی صاحب مرحوم نے اپنے ہاں چند علماء کو کھانے پر مدعو کیا۔ میں بھی مدعوئین میں شامل تھا۔ اس محفل میں بہت سے علمی مسائل پر گفتگو ہوئی اور اس کے دوران قاضی صاحب نے سورۂ یوسف کی یہ آیت پڑھی۔ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ قاضی صاحب نے فرمایا کہ اس کے ترجمہ اور تفسیر کے لیے مفسرین اور مترجمین نے مختلف انداز اختیار کیے ہیں اور کچھ تراجم اور تفاسیر ایسی بھی ہیں جن کے مطالعے سے اللہ کے ایک نبی کی شان مجروح ہوتی نظر آتی ہے۔ قاضی صاحب نے خیال ظاہر کیا کہ ایسے تراجم اور تفاسیر میں غالباً اسرائیلی روایات کی دخل اندازی ہوگئی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ میرے نزدیک اس آیت کا ترجمہ یہ ہونا چاہیے کہ وہ عورت امراۃ العزیز اپنے اصرار (ترغیب گناہ) پر اڑی رہی اور وہ (سیدنا یوسف) اپنے انکار پر اڑے رہے۔ اگر سیدنا یوسف علیہ السلام نے برہان کو نہ دیکھا ہوتا تو اس کا ارادہ کر سکتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ اس ترجمہ کی صورت میں نہ صرف یہ کہ ذہن میں کوئی الجھن پیدا نہیں ہوتی بلکہ نبی کا کردار آئینہ کی طرح بے داغ نظر آتا ہے"۔

دیکھا خدا سے ڈرنے والوں کی احتیاط کا عالم۔ مقام نبوت کی عظمتوں پر کامل یقین ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی عصمت کا عقیدہ اسلام کے انتہائی اہم عقائد میں سے ہے۔ خدانخواستہ اگر اللہ کا نبی (علیہ السلام) بھی دوسروں کی طرح خواہشات نفسانی کا شکار ہو سکتا ہو تو اس کے بھیجنے والے اللہ کے علیم و خبیر ہونے پر بھی انگلی اٹھ سکتی تھی۔ البتہ اس نے جس کو بھی نبوت و رسالت سے نوازا اس تک گناہ کی رسائی کو ناممکن بنا دیا۔ یقیناً اس کے حسن انتخاب کا یہی تقاضا تھا۔ خود فرماتا ہے۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ (الانعام ۱۲۴) ترجمہ: اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے

قرآن حکیم کا ترجمہ و تفسیر کرتے وقت اس بنیادی حقیقت کو پیش نظر رکھنا چاہیے مگر افسوس ہمارے بہت سے مترجمین اس سے غافل ہوتے ہیں یا جان بوجھ کر قوم کو مقام نبوت کا باغی بنانا چاہتے ہیں۔

یہی الفاظ قرآنی جن کا ترجمہ کرتے ہوئے جناب قاضی صاحب نے از حد احتیاط سے کام لیا۔ علماء دیوبند کے 'شیخ الہند' جناب محمود الحسن

صاحب یوں کرتے ہیں، پہلے الفاظ دہرائیں پھر نیچے ترجمہ:

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْ لَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ (یوسف:۲۴)

ترجمہ: اور البتہ عورت نے فکر کیا اس کا اور اس نے فکر کیا عورت کا اگر نہ ہوتا یہ کہ دیکھے قدرت اپنے رب کی

معاذ اللہ گویا حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی فکر کر لیا (عمل نہ کیا اس لئے کہ برہان ربی دیکھ لی) سوچئے اس طرح دونوں میں کیا فرق رہا کیونکہ معاذ اللہ مترجم کے مطابق فکر تو دونوں نے کر ہی لیا۔ جناب قاضی صاحب نے جس احتیاط سے گرہ کشائی کی ہے اس کی رو سے حضرت یوسف علیہ السلام ارادہ یا فکر سے بھی پاک رہے اور برہان ربی دیکھنے کا تقاضا بھی یہی تھا۔۔۔۔۔۔اب آیئے اعلیٰحضرت بریلوی کے ترجمۂ آیت کی طرف۔

ترجمہ: اور بیشک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

مولانا محمود الحسن صاحب نے جس بے احتیاطی کا مظاہرہ کیا ہے، یہی حال ہے نجد و دیو بند کے عام مترجمین قرآن کا۔ خصوصاً آیات جن میں انھیں حضور پرنور ﷺ کی بے ادبی و گستاخی کرنے کا کوئی بہانہ مل جاتا ہے، یہ معاذ اللہ اس سے ضرور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

مگر اس سے پہلے اسی سورۂ یوسف کے آخر سے چند الفاظ پر غور کیجئے

حَتّٰۤی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا (یوسف:۱۱۰)

یہی شیخ الہند یا شیخ الہنود اس کا ترجمہ کرتے ہیں۔

ترجمہ: یہاں تک کہ جب نا امید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ کہا گیا تھا پہنچی ان کو ہماری مدد

خود خیال فرمایئے کہ اللہ کے پیغمبروں کا اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا کیا ممکن ہے اور کیا یہ مایوسی کفر نہیں ہے، نیز کیا انبیاء کرام علیہم السلام کفر و شرک بلکہ گناہ سے پاک و معصوم نہیں ہوتے پھر یہ کہ کیا انھیں کفر و شرک بلکہ گناہ سے بھی ملوث سمجھنا خود کفر نہیں۔ کیا محمود الحسن صاحب کو اس حقیقت کا علم نہیں تھا اور اگر اسلام کے بنیادی عقائد کا بھی علم نہیں تھا تو ترجمہ کرنے کی جرأت کیوں کی۔ کتنی ناپاک و کافرانہ جرأت ہے یہ سوچنا کہ اللہ کے رسولوں کو بھی یہ گمان گزرا کہ معاذ اللہ اللہ کا فرمان غلط اور جھوٹا ہو سکتا ہے۔ فرمایئے، کیا ترجمہ روح قرآن سے کوئی مناسبت رکھتا ہے۔ آیئے دیکھیں اعلیٰحضرت بریلوی قدس سرہ نے اس آیت کا ترجمہ کیا کیا ہے۔

'یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی اور لوگ سمجھے کہ رسولوں نے ان سے غلط کہا تھا اس وقت ہماری مدد آئی۔' (کنزالایمان)

دیکھا، آپ نے دونوں ترجموں کا فرق۔

بات ہو رہی تھی قاضی محمد سلیمان سلمان مرحوم کی احتیاط کی، وہ ترجمہ کرتے وقت کس قدر محتاط تھے۔ میں نے اوپر عرض کیا ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے نجد و دیو بند کے متعلقین و مترجمین اللہ والوں کے باب میں سخت بے ادب و غیر محتاط واقع ہوتے ہیں۔ خصوصاً حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ سے تو شاید فطری بغض ہے۔ سورۃ الفتح کی پہلی آیتوں کا ترجمہ انھیں شیخ الہند کے قلم یا قلم رقم سے دیکھئے

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۙ لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ ۔۔۔۔ (الفتح ۱۔۲)

ترجمہ: ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا کہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔

مولانا نے ترجمہ کرتے ہوئے 'گناہ' کا اطلاق حضور امام الانبیاء والمرسلین اور سید المعصومین صلی اللہ علیہ وعلیہم وبارک وسلم کی ذات ستودہ صفات پر کیا ہے، اس کے لئے انھیں بہانہ ملا ہے قرآن پاک کے لفظ 'ذنب' کا۔ ان کے نزدیک چونکہ 'ذنب' کا لفظ آ گیا لہٰذا انہوں نے حاد عند ترجمہ کردو گناہ جناب قاضی صاحب نے اسی 'ذنب' پر ذہنی و فکری توانائیاں صرف کیں۔ سچی بات یہ ہے کہ انھوں نے تحقیق کا حق ادا کر دیا۔ اس کے لغوی مفہوم پر بحث کی، حیرت یہ ہے کہ جو کچھ انھوں نے چاہا، وہ خزانۂ علم خود قرآن پاک سے بھی مل گیا۔

اس مختصر سے مضمون میں ان کی تحقیق کو پوری تفصیل سے ذکر کرنے کی گنجائش نہیں، نہایت اجمال سے گزارش یہ ہے کہ انھوں نے ذنب کا ترجمہ گناہ نہیں بلکہ الزام کیا ہے۔ مادہ اشتقاق اور دوسری لغوی تحقیقات کو ایک طرف رکھتے ہوئے قرآن پاک کی اس آیت پر غور کرنے کی دعوت دی ہے۔ پس منظر یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا ہے تو انھوں نے عرض کیا

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ (الشعراء ۱۴)

ترجمہ: اور انھوں نے مجھ پر ایک الزام لگا رکھا ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔

چنانچہ اس آیت کی رو سے قاضی صاحب نے سورۃ الفتح کی دوسری آیت میں وارد ہونے والے لفظ ذنب کا ترجمہ الزام کیا ہے۔ ان کے نزدیک ما تقدم من ذنبک سے مراد پہلے الزام یعنی ہجرت سے پہلے کے کفار کے لگائے ہوئے الزامات اور ما تاخر سے مراد بعد کے الزام یعنی ہجرت کے بعد کے الزامات۔ اب ان کی عبارت کا اہم اقتباس پیش خدمت ہے۔

"قرآن مجید کی ایک دوسری آیت ہے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ (۴۷ محمد: ۱۹) یہاں نبی اور مومنین کے واحد ذنب کا ذکر ہے۔

ان جملہ امور کو مد نظر رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ اس آیت زیب عنوان میں ذنب بمعنی الزام قوم ہے اور ما تقدم سے مراد زمانہ قبل اور ما تاخر سے مراد زمانہ بعد از ہجرت ہے۔ علماء سیرت آگاہ ہیں کہ نبی ﷺ پر کفار نے جو جو الزامات و اتہامات لگائے تھے وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے قبل از ہجرت الگ تھے اور بعد از ہجرت الگ۔

اتہامات قبل از ہجرت: یہ کاہن ہے، یہ شاعر ہے، یہ مجنون ہے، یہ ساحر ہے، یہ اوروں سے سن سن کر قصے بنا لیتا ہے، اس کے پاس غیر قوم کا کوئی شخص ہے جو اسے ایسی پڑھت پڑھاتا رہتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

اتہامات بعد از ہجرت: یہ قوم میں پھوٹ ڈالنے والا ہے۔ مکہ کو اجاڑنے والا ہے۔ بھائی کو بھائی سے، بیٹے کو ماں سے جدا کرنے والا ہے۔ ہماری تجارت کو مخدوش کیا۔ قومی انتظامات کو پراگندہ کر دیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مومنین پر بھی ایسے ہی الزامات لگائے جاتے: بے عقل ہیں، کوتاہ بین ہیں، کمینے ہیں، غلام ہیں، ناقابل التفات ہیں، آیت تزدری اعینھم (یہاں کی نگاہوں میں حقیر ہیں) انہی پر تو وہ ہیں کہ روٹی نہ ملے تو سب کے سب محمد ﷺ کو چھوڑ چھاڑ کر الگ ہو جائیں۔

آیت لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُّوا (۶۳ المنافقون: ۷) (یعنی جو شخص رسول کے ارد گرد ہیں ان کو خرچ نہ دو، یہ منتشر ہو جائیں گے) میں یہی بات ان کو بتائی گئی ہے۔

عروہ بن مسعود نے جب وہ قبل از اسلام نبی ﷺ کے حضور میں سفیر قریش کی حیثیت سے آیا تھا یہی الزام مسلمانوں کے رو در رو مسلمانوں پر لگایا تھا کہ یہ سب تو تجھے چھوڑ کر الگ ہو جائیں گے اور اس کا جواب سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عروہ کو نہایت ذلیل کن الفاظ میں دیا تھا۔

اب آیت کا مطلب یہ ہوا کہ حدیبیہ کی فتح مبین کا پہلا ثمر شیریں یہ ہوگا کہ کفار اور مسلمین کے مل بیٹھنے سے سب اگلے پچھلے الزامات اٹھ جائیں گے، دب جائیں گے، زیر خاک ہو جائیں گے۔ لفظ غفر کے لغوی معنی بھی یہی ہیں۔ صداقت رسول آشکارا ہوگی، بصارت کھل جائے گی، بصیرت بیدار ہوگی، اتہامات و الزامات کی لغویت کا خود ان لوگوں کو اقرار بہ ندامت و انفعال کرنا ہوگا۔ تاریخ گواہ ہے کہ فی الحقیقہ یہ نتائج اس صلح سے بہت جلد مرتب ہو گئے تھے۔ (رحمۃ للعالمین، جلد سوم)

اب کون کہہ سکتا ہے کہ مولانا محمود الحسن عربی زبان کی باریکیوں سے ناواقف تھے۔ انھیں لغوی تحقیقات کی فرصت تھی نہ مقاصد اسلامیہ کی خبر۔ اگر زبان و بیان کی یہ ساری خوبیاں ان میں موجود تھیں اور انھیں دار العلوم دیوبند کے اولین طالب علم ہونے کا شرف بھی حاصل ہے تو فرمائیے انھوں نے اپنے اس وسیع علم و عرفان سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا اور اللہ کے سب سے بڑے نبی و رسول ﷺ جن کا کلمہ پڑھنے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں، کے معاذ اللہ

معاذ اللہ معاذ اللہ ــــــــ ہونے کا تصور کیوں دینے کی کوشش کی ایچ بالخصوص اسی کلام ربانی کا ترجمہ کرتے ہوئے جو خود ان پر ہی نازل ہوا ہے۔ کیا اس سے یہ واضح نہیں ہو جاتا کہ مولانا میں خدا کا خوف بالکل نہیں تھا اور قرآن پاک کی رو سے جس میں خوف خدا نہ ہو وہ عالم نہیں ہوتا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط (فاطر: ۲۸) ترجمہ: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں

کیا وہ نہیں جانتے تھے اللہ تعالیٰ نے پاک بندوں کی تعریف یوں بھی فرمائی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ○ (الفرقان: ۷۳)

ترجمہ: اور وہ کہ جب انھیں ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو ان پر بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے

اگر 'ذنب' کا ترجمہ گناہ ہی کرنا ہے تو پھر بھی عظمت رسالت کو ملحوظ رکھ کر احتیاط برتی جا سکتی ہے۔ دیکھئے اعلیٰحضرت بریلوی قدس سرہ نے سورۃ الفتح کے ان ابتدائی الفاظ کا ترجمہ کیا کیا ہے۔

بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ (کنزالایمان)

یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بریلی اور دیوبند کی فضا میں اہم فرق یہ بھی ہے کہ بریلی والے خوف خدا سے مالا مال ہوتے ہیں اور یہی خوف خدا عشق رسول ﷺ کی بنیاد ہے۔ گویا دیوبند میں خوف خدا ہے نہ عشق مصطفی ﷺ کی دولت لازوال۔ اگر یہ بات کہ دیوبند والے خوف خدا سے عاری ہیں، ابھی سمجھ میں نہیں آئی تو ان آیات کا ترجمہ جن کا تعلق خاص رب العٰلمین کی ذات و صفات سے ہے، دیوبندی علم کے مطابق دیکھئے اس کے ساتھ ہی اعلیٰحضرت بریلوی کا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمایئے۔

آیت نمبرا: وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○ (آل عمران: ۵۴)

ترجمہ محمود الحسن دیوبندی: اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔

ترجمہ اعلیٰحضرت بریلوی: اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔

دیکھا خوف خدا کا اثر

آیت نمبر۲: آل عمران کی آیت نمبر ۱۴۰ میں ایک جملہ ہے

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ترجمہ دیوبند: اور اس لئے کہ معلوم کرے اللہ جن کو ایمان ہے۔

ترجمہ اعلیٰحضرت: اور اس لئے کہ اللہ پہچان کرا دے ایمان والوں کی۔

آیت نمبر۳: سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۶ میں ایک جملہ ہے۔

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ

ترجمہ دیوبند: اور حالانکہ ابھی معلوم نہیں کیا اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جنھوں نے جہاد کیا ہے۔

ترجمہ اعلیٰحضرت: اور ابھی اللہ نے پہچان نہ کرائی ان کی جو تم میں سے جہاد کریں گے۔

ذرا سوچئے انتہا ہو گئی دیوبند کی طرف سے اللہ کے علم کا انکار کرنے کی کہ جو جہاد کر چکے ہیں اللہ ابھی انھیں بھی نہیں جانتا (معاذ اللہ) دوسرا ترجمہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ فرق دیکھ لیں۔

آیت نمبر۴: سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۴۲ کا ابتدائی حصہ

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ج

[illegible]

[illegible]

[illegible] دیتے ہیں۔ سچ فرمایا اللہ کریم نے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ (بقرہ [illegible])

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

[illegible] اپنا قصور ہے۔

محسن شناس [illegible]

[illegible]

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ (بقرہ) ترجمہ: [illegible]

[illegible]

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِىْ كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِيْمِ اللِّسَانِ

ترجمہ: بیشک مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ جس کا خطرہ ہے [illegible] منافق [illegible]

رحمتِ عالم ﷺ امتیازی شان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] ں کی قربانی رنگ لاتی ہے۔ اگر اسے بچے قتل کرا کے بھی [illegible]

[illegible]

[illegible] سے محفوظ و مامون ہو گیا۔

[illegible]

[illegible] کے گلبن مہکنے لگے۔

[illegible]

[illegible]

اس کا اجمالی تذکرہ مضمون ابتدائی حصے میں ہو چکا ہے۔

اب آیئے حضرت مسیح علیہ السلام کے [illegible]

فرمایا بھی مجھ اور حقیقت یہ ہے کہ [illegible]

[illegible]

یہی انداز حقیقت پیش کیا تھا۔

And when I saw him my Soul was f ed with consolation saying "O MUHAMMAD GOD be with the and may he make meworthy to untie thy shoe latch, for obtaining this I shall be a great prophet and holy one of God.

[illegible]

[illegible]

... [illegible] ... سو برس ہزار سال کے اس طویل عرصے

[illegible]

بارے میں بھی صورت حال اس سے مختلف نہیں۔

[illegible]

خوب فرمایا ہے:

[illegible]

مخلص واپس کیا گیا۔

[illegible]

سے ایسے ایسے اہل ایمان تیار ہوں گے۔

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم

صاحب قرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

[illegible] اسی طرح موجود ہے کیوں کہ رب تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود اٹھایا ہے۔

[illegible]

(۱) بہترین عبادت:

[illegible] تلاوۃ القرآن [illegible]

ترجمہ: میری امت کی بہترین عبادت تلاوت قرآن ہے۔

(۲) اچھا انسان:

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

خیرکم من تعلم القرآن و علمہ (بخاری شریف، مسلم شریف)

ترجمہ: تم میں سے بہتر [illegible] قرآن پڑھے [illegible] پڑھائے۔

(۳) دو آدمیوں سے حسد جائز:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

لا حسد الا علی اثنتین رجل آتاہ اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۴) ہر حرف پر نیکیاں:

[illegible]

[illegible] حرف و لام حرف

وَمِيمٌ حَرْفٌ

[illegible]

[illegible]

(۵) قرآن پاک کو یاد رکھنے کی فضیلت:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۶) تسبیح و تکبیر اور صدقہ سے افضل:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۷) دلوں سے زنگ اتارنے کا طریقہ:

[illegible]

[illegible]

الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ (بیہقی)

[illegible]

[illegible]

(۸) جنت میں عزت:

[illegible]

[illegible]

(۹) قرآن پاک کا شفاعت کرنا:

[illegible]

(ابن حبان)

[illegible]

چند سورتوں اور آیتوں کے فضائل

(۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم:

[illegible]

شروع کیا۔ (ریاض الصالحین)

[illegible]

(۲) سورہ فاتحہ

[illegible]

[illegible] اور [illegible] دن ہو گئے

[illegible] لکھو۔

[illegible] اتفاق [illegible]

لیے شفا بخش ہے۔ (کنزالعمال)

(۳) سورۃ [illegible] (۱) حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] ﷺ نے فرمایا [illegible] اور جس

[illegible] (مسلم)

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جبرائیل علیہ السلام موجود تھے اس وقت جناب جبرائیل

نے [illegible] جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ اس دروازے سے ایک

فرشتہ [illegible] جو آج سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا [illegible] فرشتے نے [illegible] آپ کو دو نوروں کی بشارت دی جو آپ سے پہلے کسی

نبی کو عطا نہیں ہوئے سورۃ فاتحہ [illegible] سورۃ بقرہ کا آخری رکوع [illegible] ان میں سے ایک حرف بھی پڑھا جائے تو اس کا ثواب دے گا یا اس کو قبول کیا

جائے گا۔ (مشکوۃ)

(۴) سورۃ آل عمران حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے رات کے وقت سورۃ آل عمران کے آخری

[illegible] رات کی عبادت کا ثواب [illegible] (مشکوۃ)

(۵) آیت الکرسی حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] عظمت والی [illegible]

[illegible] عظمت والی [illegible] کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اے

[illegible] آیت الکرسی [illegible]

[illegible] (مستدرک)

(۶) سورۃ کہف حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے [illegible] ﷺ نے فرمایا جس نے سورۃ کہف کی ابتدائی دس

[illegible] آیات [illegible] فتنہ سے محفوظ رہے گا (مستدرک)

(۷) سورۃ یٰسین حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل سورۃ

یٰسین ہے جس نے سورۃ یٰسین [illegible] قرآن [illegible] کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

(۸) سورۃ دخان حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی رات کے وقت سورۃ دخان پڑھے اس کی صبح اس

[illegible] ستر ہزار فرشتے [illegible] بخشش [illegible] (ترمذی)

(۹) سورۃ حم سجدہ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کی شب سورۃ حم السجدہ

کی تلاوت کی [illegible] مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (مشکوۃ)

(۱۰) سورۃ مفصل (سورۃ حجرات سے آخر تک کی سورتیں مفصل کہلاتی ہیں) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ہر چیز کا ایک مغز ہوتا ہے قرآن کا مغز مفصل ہے (درمنثور)

( ) سورۃ واقعہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ [illegible] کہ حضور رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر شب سورۃ واقعہ کی تلاوت

[illegible] کا وہ کبھی فاقہ میں مبتلا نہ ہو گا۔ (مشکوۃ)

[illegible]

(۳) سورہ ملک حضرت [illegible]

[illegible]

طرف سے جنگ کرکے اسے جنت میں لے جائے گی۔

[illegible]

چند سورتیں: حضرت [illegible]

[illegible]

سورۃ اخلاص حضرت [illegible]

[illegible]

دے گا (کنز العمال)

سورۃ فلق وسورۃ ناس (۱) حضرت عقبہ [illegible]

[illegible]

(۲) حضرت عقبہ [illegible]

[illegible]

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعود [illegible]

[illegible] جنت میں پہنچا دیں گی۔ (در منثور)

☆☆☆

گوشہ سیرت مصطفیٰ ﷺ ایک نظر میں

[illegible]

ولادت مبارک: [illegible] ربیع الاول [illegible] پیر [illegible] ۲۰ اپریل ۵۷۱ء وقت صبح صادق [illegible]

[illegible]

دائی (وقت ولادت): شفاء (والدہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ)

اسم مبارک: محمد (ﷺ) [illegible] عبدالمطلب [illegible] احمد (ﷺ) [illegible]

[illegible] (مصطفیٰ)

قرآن حکیم میں اسم مبارک: [illegible]

۱) سورۂ آل عمران [illegible] ۲) [illegible] ۳) [illegible] ۴) [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible] عبدالمطلب [illegible]

[illegible] ﷺ

والد ماجد: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ — والدہ: حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا — دادا: عبدالمطلب اصل نام شیبہ — نانا: وہب بن عبد مناف

دودھ پلانے والیاں: ثوبیہ، حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

ادا کلمہ (جو سنا گیا): سب سے پہلے الفاظ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا (مدارج النبوت)

پرورش: پہلے دادا پھر چچا ابوطالب نے کی۔

ماموں: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

چچا: حضرت عبداللہ کے علاوہ عبدالمطلب کے [illegible] بیٹے تھے۔

۱) حارث ۲) ابوطالب ۳) زبیر ۴) حمزہ ۵) عباس ۶) ابولہب

۷) غیداق ۸) مقوم ۹) ضرار ۱۰) قثم ۱۱) عبدالکعبہ ۱۲) حجل

ان میں حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے اسلام قبول کیا۔

پھوپھیاں   حضور ﷺ کی چھ پھوپھیاں تھیں۔

۱) عاتکہ   ۲) امیمہ   ۳) ام حکیم   ۴) برہ   ۵) صفیہ   ۶) اروی

ان میں صرف حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا مسلمان ہوئیں۔

ازواج مطہرات

۱) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا   ۲) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا   ۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا   ۴) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا   ۶) حضرت ام حبیبہ (رملہ)   ۷) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا   ۸) حضرت زینب بنت خزیمہ

۹) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا   ۱۰) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا   ۱۱) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

مقدس باندیاں   حضرت ماریہ قبطیہ، حضرت ریحانہ، حضرت نفیسہ (زرقانی ۳ [illegible])

اولاد کرام   آپ ﷺ کے تین صاحبزادے اور چار بیٹیاں تھیں۔

حضرت قاسم، حضرت ابراہیم، حضرت عبد اللہ جن کا لقب طیب اور طاہر تھا۔ حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (سیرت مصطفیٰ ﷺ)

حضور ﷺ کے خسر   خویلد بن اسد والد حضرت خدیجہ، زمعہ والد حضرت سودہ، حضرت ابوبکر والد عائشہ صدیقہ، حضرت عمر والد حضرت حفصہ، ابو امیہ سہیل والد حضرت ام سلمہ، حضرت ابو سفیان والد ام حبیبہ، جحش والد حضرت زینب، خزیمہ والد حضرت زینب، حارث والد حضرت جویریہ، حیی بن اخطب والد حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا۔

داماد   ۱) حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی شادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے ہوئی

۲) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پہلے حضرت رقیہ پھر ان کی وفات کے بعد حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی

نواسے نواسیاں   حضرت زینب کے ایک بیٹا علی اور ایک بیٹی امامہ پیدا ہوئیں۔ حضرت رقیہ کے ایک بیٹا عبد اللہ ہوا۔ ام کلثوم سے کوئی اولاد نہیں۔ حضرت فاطمہ سے تین بیٹے حسن، حسین، محسن اور تین صاحبزادیاں زینب، رقیہ، ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ حضرت محسن، رقیہ بچپن میں وفات پا گئے، ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ ان سے زید بن عمر اور رقیہ بنت عمر پیدا ہوئیں۔ حضرت زینب بنت علی کی شادی عبد اللہ بن جعفر سے ہوئی۔ (سیرت مصطفیٰ ﷺ)

خدام خاص   حضرت انس، حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عقبہ بن عامر جہنی، حضرت اسلع بن شریک، حضرت ابوذر غفاری، حضرت حنین، حضرت نعیم بن ربیعہ، ابو الحمراء ہلال بن حارث، حضرت [illegible]، حضرت ایمن رضوان اللہ تعالیٰ علیہم (زرقانی)

خصوصی محافظین   حضرت ابوبکر صدیق، حضرت سعد بن معاذ انصاری، حضرت محمد بن مسلمہ، حضرت ذکوان بن عبد اللہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عباد بن بشر، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

کاتبین وحی   حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت زبیر بن عوام، عامر بن فہیرہ، حضرت ثابت بن قیس، حضرت امیر معاویہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

دربار نبوت کے شعراء   کعب بن مالک انصاری، عبد اللہ بن رواحہ، حسان بن ثابت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم (زرقانی ۳ ۳۷۲)

خصوصی موذنین   حضرت بلال بن رباح، حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم، حضرت [illegible]، حضرت ابو محذورہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

چند معجزات   چاند کا دو ٹکڑے ہونا، سورج کا واپس ہونا، سورج کا ٹھہرنا، واقعہ معراج، [illegible] قرآن مجید، علم غیب ([illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمان، یمن، شام، فلسطین، حبشہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسلام کی پہلی مسجد: مسجد قبا، تعمیر سن ۱ ہجری

مدینہ منورہ میں داخلہ: ۱۲ ربیع الاول سن ۱ ہجری (ابن جوزی)

[illegible]

[illegible]

(عظمیٰ)

وصال مبارک:

[illegible]

روضہ اقدس: مدینہ منورہ حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ

کل عمر مبارک: ۶۳ برس ۲۲۳۱۷ دن تقریباً

[illegible]

۲۲۳۱۷ دن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جسم مبارک:

[illegible] (الرزاق) سر مبارک بڑا تھا۔ (شمائل ترمذی)

[illegible]

[illegible]

☆☆☆



کریں میلاد نبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

ربیع فی ربیع فی ربیع　　　و نور فوق نور فوق نور

[illegible]

بھی پر نور اسی لئے قرآن نے بھی فرمادیا۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (مائدۃ ۵/۱۵)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ نے فرمایا

[illegible]

[illegible]

[illegible] محبوب ﷺ کا [illegible]

[illegible] ہوگا

[illegible] معمولات [illegible] بدعت سے بھی تعبیر کیا

[illegible] میلاد شریف بھی [illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible] منکرات [illegible]

[illegible] منکرات [illegible]

[illegible]

[illegible] منکرات کے [illegible] قائل نہیں۔

[illegible] بڑی جسارت کی بات ہے [illegible]

[illegible] جس میں سیرت کی حدیث [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] مسجد میں بیٹھ کر بیان کیا

[illegible]

[illegible] مساجد پہلے کی طرح [illegible]

[illegible]

[illegible] عہد رسالت میں نہ تھے [illegible] عہد رسالت میں نہ ہونا منع کا سبب ہے

تو یہ ساری چیزیں ممنوع اور بدعت ہونی چاہئیں۔ مگر [illegible] بدعت نہ کہا جائے، ذکر رسول کی محفلیں بدعت ہو گئیں۔ ان نورانی محفلوں کو بدعت کہنے

والوں کو بھی [illegible] نئے نئے طریقوں سے [illegible] حدیث اور قرآن سے ثابت کیا

[illegible] میلاد کے جذبات [illegible] معنی رکھتا ہے؟ [illegible] خیر و برکت [illegible] کچھ لوگ ہاتھ دھو کر

[illegible]

وما ارسلنا من رسول الا ليطاع باذن الله (النساء ۴/۶۴)

[illegible]

اور فرمایا

وانک لتهدی الی صراط مستقیم (الشوریٰ ۴۲/۵۲) [illegible]

[illegible]

مزید فرماتے ہیں

[illegible]

ناجائز کام کیا جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ [illegible]

[illegible]

ورفعنا لک ذکرک (الانشراح: ۹۴/۴)

[illegible]

حدیث شریف میں ہے [illegible] حضرت جبرئیل [illegible] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ [illegible]

[illegible]

حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] اشهد ان لا اله الا الله کے

ساتھ اشهد ان محمد رسول الله پکارتا ہے (خزائن العرفان)

[illegible]

[illegible] بھی وہ محمود مستحب ہوگا جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے

[illegible]

(موطا امام محمد ص ۱۴۳ رضا اکیڈمی [illegible])

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

من سن فی الاسلام سنة حسنة [illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

پر عمل کرنا کار ثواب اور خوشنودی مولا تعالیٰ کا سبب ہے

[illegible]

[illegible]

"محبت کی علامت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضور ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور یہ دل [illegible] پڑھئے:

حضرت سہل بن سعد [illegible]

[illegible]

حضور ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہنے لگے "اللہ [illegible]

چنانچہ وہ چادر [illegible]"

[illegible]

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

کے قول اور احسان میں کوئی فرق نہ آیا۔

علامہ اقبال اور قادیانیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اپنے عہد کے مجری حکیم مشرق دانائے راز علامہ اقبال نے فرمایا تھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون ○ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون ○ اولٰئک علیٰ ھدًی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون ○

(البقرہ: ۳،۴،۵)

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

قارئین کرام اس کے علاوہ [illegible]

[illegible]

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما ○

(الاحزاب: ۴۰)

ترجمہ: [illegible]

ہے۔ اس مہر نبوت کے بعد اب کتا [illegible] ہوئے بھی وہ اس آیت کی تاویلات کرکے خاتم

النبیین کو دوغلا نے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

[illegible]

ہیں۔ پہلے صحاح کی عبارت ملاحظہ فرمایئے۔

[illegible]

تمام نبیوں سے آخر میں تشریف لائے۔

[illegible]

[illegible]

"لسان العرب میں ہے [illegible]

اور جس پر مہر لگادی جائے اس کو مختوم اور مبالغہ کے طور پر مختم کہتے [illegible]

[illegible]

[illegible] النبیین۔ (بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین)

[illegible]

ہوں۔ اور میں خاتم النبیین ہوں۔

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) رعب کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی۔

(۳) میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا۔

[illegible]

لا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (ابوداؤد کتاب الفتن)

[illegible] اور پھر اس کی بھی لعنت [illegible]

[illegible]

اسی حالت میں لٹکا رہا یہاں تک کہ اس کا گوشت گل کر گر پڑا۔

[illegible]

دجال ہے گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔

[illegible]

ہوا ہے کہ لا نبی بعدی سے یہ بات ثابت ہوتا ہے کہ

[illegible]

[illegible] یہ کلام اپنے ظاہر پر محمول ہے اور اس کا

[illegible] مجازی اور ساقی ہے"

[illegible]

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ٥ (آل عمران ٨١)

[illegible]

تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ (ترجمہ کنزالایمان)

[illegible]

[illegible]

اور جمیع انسانوں کے لیے رسول قرار دیا ہے۔

وما ارسلنک الا رحمة للعالمین ٥ (الانبیاء ١٠٧)

[illegible]

ے ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔

[illegible]

لیے اسلام کو بطور دین۔

[illegible]

[illegible] نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

[illegible] صراحت سے بیان کیا ہے اور

[illegible] کا عشق تھا اس لیے یہ بات وہم

[illegible] میں ﷺ کی ختم نبوت میں نقب لگانے والے کسی جھوٹے مد[illegible]

[illegible]

گر تو می خواہی مسلماں زیستن

[illegible]

غدار وطن اس کو بتاتے ہیں برہمن / انگریز سمجھتا ہے مسلماں کو گداگر

پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت / کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر

[illegible]

جہاد کے عنوان سے ایک نظم کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں

[illegible]

[illegible]

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ نمبر ۷)

[illegible]

ملامت

[illegible]

[illegible]

[illegible] نہ عارف، نہ مجدد، نہ محدث، نہ فقیہ [illegible]

[illegible]

اختتام فرمایا ہے۔ اس نظم کے چند اشعار ملاحظہ فرمایئے۔

حق تعالیٰ پیکر ما آفرید — وز رسالت در تن ما جاں دمید
حرف بے صوت اندریں عالم بدیم — از رسالت مصرع موزوں شدیم
از رسالت در جہاں تکوین ما — از رسالت دین ما آئین ما
از رسالت صد ہزار ما یک است — جزو ما از جزو ما لاینفک است

[illegible]

قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ مرزائی نبوت نے اس وحدت کو پارہ پارہ کر دیا۔

آں کہ شان اوست یہدی من یرید — از رسالت حلقہ گرد ما کشید
حلقۂ ملت محیط افزائے — مرکز او وادی بطحائے

[illegible] نسبت [illegible] اہل [illegible] ما [illegible]

درمیان [illegible] ما [illegible] روح [illegible] ما

[illegible]

ملے ہیں اور روح کی طرح ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے۔

[illegible]

[illegible] شیران [illegible]

[illegible] صدیق

قوت قلب [illegible] محبوب [illegible]

[illegible]

ان اشعار میں بھی ذات رسالت مآب ﷺ [illegible]

[illegible]

احمد آخر زمان است [illegible] جام [illegible] است

[illegible]

انبیاء [illegible]

آدم [illegible] احمد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قارئین [illegible]

قوت قلب و جگر گردونی [illegible] محبوب [illegible]

مغربی مفکرین کی نظر میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] مہاجرین کے اہل خاندان اور عزیز و اقارب بھی مکہ ہی میں تھے اس وجہ [illegible]

[illegible] کے پاس تلواریں تھیں وہ بھی صرف نیام میں۔

[illegible]

[illegible] شامل تھا اس لئے یہاں لڑائی کا امکان کم تھا۔

[illegible]

پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس بیعت کے متعلق فرمایا۔

[illegible]

جو کر کے مکہ کا پیش خیمہ ہوا۔

[illegible]

آجائے تو اسے واپس نہ کیا جائے گا۔

[illegible]

لیکن آنحضرت ﷺ نے انہیں بھی واپس بھیج دیا۔

[illegible]

[illegible]

بعد کے واقعات اور ان کے نتائج نے اسے حقیقتاً مکمل فتح میں شامل کر دیا۔

[illegible]

دیے گئے۔

[illegible]

دھڑا دھڑ مشرف با اسلام ہونے لگے۔

[illegible]

اسلام قبول کرنے والوں میں شامل تھے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوران سے بالآخر میں ہماری کے حصے کے ساتھ شریک ہو گیا۔

[illegible] بے پناہ جمعیت کا [illegible] نمونہ

[illegible]

[illegible] تعصب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بھی [illegible] نظر آتے ہیں [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بصورت [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک
[illegible] [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] گا اٹھے

واحسن منک لم [illegible] | واجمل منک لم تلد [illegible]

خلقت [illegible] | کانک قد خلقت کما تشاء

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] شخصیت [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] سے ایک [illegible]

جاتا ہے۔

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] قرآن مقدس
[illegible] [illegible] قرآن کے [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت [illegible]
[illegible] [illegible] شوہر بھی تھے اور باپ بھی۔ [illegible] تجارت بھی کی اور
[illegible]

مونٹ گمری واٹ: تاریخِ دعوتِ اسلام کے تعلق سے اس کی دو بہت ہی اہم کتابیں ہیں، پہلی "محمد فی مکہ" اور دوسری "محمد فی مدینہ" بعد ازاں دونوں کتابوں کو ضم کرکے "محمد نبیاً ورجل دولۃ" کے عنوان سے شائع کیا۔ لکھتا ہے کہ محمد ﷺ کو اپنی رسالت پر ایمان راسخ تھا، ان پر وحی نازل ہوتی تھی، وہ از خود کچھ گھڑتے نہیں تھے۔ محمد (ﷺ) ایسے لیڈر ہرگز نہ تھے جو محض اپنے ارد گرد لوگوں کو اکٹھا کرکے اسلام کو وسیلہ بنائے، جیسا کہ بہت سے مغربی مفکرین نے لکھا ہے۔

جورج برنارڈ: یہ آئرلینڈ کا مشہور ادیب تھا، لکھتا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ اگر زمامِ عالم میں محمد (ﷺ) جیسے کسی شخص کے ہاتھ میں ہوتی تو انتہائی کامیاب حکومت ہوتی۔

ٹولسٹوی: یہ شخص روس کا عظیم مفکر اور ادیب گزرا ہے۔ لکھتا ہے کہ محمد ﷺ نے یہ کبھی نہیں کہا کہ تنہا وہی صرف اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں، بلکہ وہ موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی نبوت کا اعتراف کرتے تھے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ یہود و نصاریٰ کو ان کا دین چھوڑنے پر مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے دعوتِ اسلام کے ابتدائی مرحلہ میں بہت سے ظلم برداشت کئے لیکن دعوتِ حق سے باز نہ آئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ محمد ﷺ ان عظیم مصلحین میں سے تھے جنہوں نے بنی نوعِ انسان کی فلاح کے لئے عظیم خدمات انجام دی ہیں۔ انہیں فخر کے لئے یہی کافی ہے کہ انہوں نے انسانوں کی ایک بڑی تعداد کو ظلمت و ضلالت کی دلدل سے باہر نکال کر راہِ ہدایت پر گامزن کر دیا۔ اس نے احادیث ماثورہ محمد کے عنوان سے ایک کتابچہ شائع کیا جس میں تلاشِ رزقِ حلال اور سعی و عمل کے حوالے سے تمام احادیث کو یکجا کر دیا ہے۔

لامارٹین: یہ فرانس کا بہت نامور شاعر تھا کہتا ہے کہ محمد (ﷺ) کی حیات، ان کی قوتِ تامل و تفکیر، ان کا جہاد فی سبیل اللہ، تیرہ سال کی طویل مدت تک اعداءِ اسلام کے درمیان دعوتِ اسلام پر ثابت قدم رہنا، مذاق اڑانے والوں کے طنز و تحقیر کو برداشت کرنا اور اپنی کامیابی کا یقینِ محکم، یہ تمام باتیں اس چیز کی واضح دلیل ہیں کہ وہ حق پر تھے۔

سیٹ: اس نے لکھا کہ محمد ﷺ بیک وقت ایک امت کے رہنما، ایک سلطنت کے موسس اور ایک دین کے بانی تھے۔ وہ اگرچہ امی تھے لیکن ایسی کتاب لے کر آئے جو ادب بھی ہے اور قانون بھی اور ساتھ ہی اخلاق کا اعلیٰ نمونہ بھی۔ جسے دیکھنے کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام کتبِ مقدسہ کو کتابِ واحد میں جمع کر دیا گیا ہے۔ اور جسے آج بھی تمام دنیا کا چھٹا حصہ تقدس و احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جو قوتِ اسلوب اور حکمت کی بلندی میں خود ایک معجزہ ہے۔

آر۔ ایف۔ بورلی (R.F.Borly) یہ امریکی جنرل تھا۔ اس نے لکھا کہ محمد ﷺ کی دعوت دیگر تمام انبیاء سے مختلف تھی، اس لئے کہ انہوں نے صرف روحانیت پر اکتفا نہیں کیا بلکہ دنیاوی ضروریات اور مسائل کو بھی پیشِ نظر رکھا، بایں طور پر انہوں نے لوگوں کی معاشی اور دنیاوی زندگی کے درمیان حسنِ امتزاج پیدا کر دیا۔ جس کی بنیاد پر وہ ان تمام خطرات سے بچ گئے جن سے ان کے سابقین محفوظ نہ رہ سکے۔

ول ڈیورانٹ: اپنی کتاب "قصۃ الحضارۃ" میں لکھتا ہے کہ اگر مجھے کسی شخص کی عظمت و بزرگی کا اعتراف کرنا پڑے تو میں کہوں گا کہ محمد ﷺ تاریخ کی سب سے عبقری اور نابغۂ روزگار شخصیت تھے۔ جنہوں نے اپنی قوم کا روحانی اور اخلاقی مرتبہ بلند کر دیا جو کہ وحشیت و بربریت کی تاریکی میں گم تھی۔ اور اس مقصد کی تکمیل میں جو کامیابی انہیں ملی ہے دنیا کی تاریخ میں کسی بھی مصلح کو نصیب نہیں ہوئی۔

تھوماس ارنولڈ: یہ اپنی کتاب "الدعوة الى الاسلام" میں لکھتا ہے کہ انڈونیشیا اور ملیشیا میں اسلام محض مسلم تاجروں کے حسنِ معاملہ اور رواداری کی بنیاد پر پھیلا۔ اشاعتِ اسلام میں تلوار کا کوئی رول نہیں رہا۔ الا یہ کہ جب اسلام کے دفاع کی ضرورت پیش آئی ہے۔

ٹوماس کارلیل: اس کی ایک بہت مشہور کتاب "The Heroes" ہے۔ اس میں لکھتا ہے کہ عصرِ حاضر میں ایک مہذب و مثقف شخص کے لئے یہ باعثِ ننگ و عار ہے کہ وہ ان لوگوں کی بات پر کان دھرے جو لوگ کہتے پھر رہے ہیں کہ مذہبِ اسلام باطل ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ اب ہم ان

جھوٹی اور بے بنیاد افواہوں کا مقابلہ کریں، اس لئے کہ محمد ﷺ جو دین لائے وہ بارہ سو سال سے لیکر آج تک چراغ ہدایت بن کر جگمگا رہا ہے۔

جوستاف لوبون: یہ کہتا ہے کہ فخر صرف اور صرف مذہب اسلام کو حاصل ہے چونکہ وہ پہلا مذہب ہے جس نے توحید خالص کی دعوت دی اور عالمی سطح پر اپنے پیروکاروں کے درمیان رائج کیا۔

جان یار: یہ فرانس کا بہت مشہور ادیب تھا۔ اس نے لکھا کہ محمد ﷺ نے اگرچہ روم اور فارس کی درسگاہوں میں تعلیم حاصل نہیں کی، لیکن وہ ایک سچے نبی، ہشیار، سیاست دان اور عظیم قائد تھے۔

گاندھی جی: لکھتے ہیں کہ جب میں اس عظیم شخصیت کی سیرت (Biography) کا مطالعہ کرتا ہوں تو آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ چونکہ یہ ممکن نہیں کہ میری طرح حقیقت کا کوئی متلاشی شخص بھی اس یگانۂ روزگار شخصیت کے روبرو سرنگوں نہ ہو، جس نے ہمیشہ انسانیت کی فلاح کے لئے کام کیا ہے۔

ڈاکٹر ببرل: یہ لکھتا ہے کہ محمد ﷺ سے منتسب ہونا ہر شخص کے لئے باعث فخر ہے اس لئے کہ آج سے چودہ سو سال قبل امی ہونے کے باوجود آپ دستور حیات لائے کہ ہم اہل یورپ اگر آج ہزاروں سال بعد بھی اس کی بلندی کو پہنچ جائیں تو ہماری زندگی کی معراج ہو جائے۔

فرانسیس: یہ فرانس کا بڑا پادری تھا۔ اس نے صلیبی جنگوں کے درمیان "سلطان الکامل" بادشاہ مصر سے ملاقات کی اور جب فرانس واپس پہنچا تو لکھا کہ "مذہب اسلام منزل من اللہ ہے، یہ بات بعید از عقل وقیاس ہے کہ اسلام جیسا روحانی مذہب کسی بشر کا خود ساختہ دین ہو۔"

جورج سیل: یہ وہی مغربی مفکر ہے جس نے ۱۷۳۴ء میں سب سے پہلے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا۔ کہتا ہے کہ قرآن مجید کی ساحرانہ بلاغت کو دیکھ کر عقل کو حیرت رہ جاتی ہے۔

ہارون: خلافت عثمانیہ سے اس شخص کا گہرا تعلق تھا۔ مسلمانوں کے ساتھ زیادہ تعامل کرنے کی وجہ سے جب اس پر حقیقت اسلام کچھ منکشف ہوئی تو بہت متاثر ہوا اور لکھا کہ "اگر مجھے کبھی توفیق ہوئی تو اسلام ضرور قبول کروں گا اس لئے کہ مسلمانوں کا نظام عبادت مجھے بہت حسین لگا۔ جب مؤذن حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کی صدا بلند کرتا ہے تو مسلمان دیوانہ وار دنیا و مافیہا سے بیگانہ ہو کر اپنے رب کی بارگاہ میں سروں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے امنڈ پڑتے ہیں اور جب اپنے خالق کے حضور کھڑے ہوتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اپنے اردگرد کی دنیا کو بھول چکے ہیں۔

جوتے: یہ جرمنی کا انتہائی مشہور شاعر گزرا ہے۔ جب اپنے دیوان "الدیوان الشرقی للشاعر المغربی" کی اشاعت کا اعلان کیا تو ساری دنیا حیرت زدہ رہ گئی، اس نے کہا کہ اگر لوگ مجھے مسلمان کہیں تو ہرگز برا نہیں لگے گا۔ اس نے ۲۳ سال کی عمر میں بہت ہی حسین قصیدہ کہا، جس میں پیغمبر اسلام کی بہت ہی مدح سرائی کی ہے اور جب ستر سال کی عمر کو پہنچا تو ایک بار پھر اعلان کیا کہ ہم لیلۃ القدر کا جشن انتہائی تزک واحتشام کے ساتھ منائیں گے۔ اس لئے کہ یہ وہ مبارک رات ہے جس میں محمد ﷺ پر قرآن نازل ہوا تھا۔ رسول پاک ﷺ کی مدح میں اس نے ایک اور قصیدہ "نشید محمد" کے عنوان سے کہا۔ اس قصیدے میں اس نے دل کھول کر رسول خدا ﷺ کی تعریف کی ہے۔ اس نے دیوان شرقی میں لکھا ہے کہ اگر اسلام کا معنی ہے کہ ذات وحدہ لاشریک کی پیروی کرنا اور اس کی قدرت مطلقہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا تو مسلمان جئیں گے اور مسلمان مریں گے۔

کارلیل: یہ شخص برطانیہ کا بہت ہی عظیم فلسفی اور مفکر تھا۔ اپنی کتاب "The Heroes" میں رسول اللہ ﷺ کی تعدد ازدواج کا دفاع کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ محمد ﷺ ہرگز شہوت پرست نہیں تھے، جیسا کہ بعض لوگوں نے انہیں متہم کیا ہے۔ بلکہ شہوت یا نفس پرست گمان کرنا بھی گناہ عظیم ہے اس لئے کہ وہ قناعت پسند، متواضع اور زاہد شخص تھے۔

سچ کہا ہے کسی نے کہ "الحق ما شهدت به الاعداء"

☆☆☆

ربیع الاول کی پرنور فضاؤں میں شیران اسلام کے زیر اہتمام ضلع نارووال میں محافل میلاد شریف کا انعقاد ہو رہا ہے

انگریزی تاریخ	اسلامی تاریخ	بروز	بمقام	انگریزی تاریخ	اسلامی تاریخ	بروز	بمقام
27فر	1	جمعہ	آستانہ عالیہ منگر اسلام	14	16	ہفتہ	جامعہ مسجد نقش لاثانی پھگواڑی
28	2	ہفتہ	بوبعہ	15	17	اتوار	عرس شہنشاہ ولائت
1مارچ	3	اتوار	گلزار مدینہ نورکوٹ	16	18	سوموار	جامعہ مسجد ڈیال
2	4	سوموار	جامعہ مسجد ماجرہ	17	19	منگل	جامعہ مسجد بہلول پور
3	5	منگل	جامعہ مسجد سرجال	18	20	بدھ	جامعہ مسجد چھجوال
4	6	بدھ	جامعہ مسجد سیال	19	21	جمعرات	جامعہ مسجد کوٹھے ککیال
5	7	جمعرات	جامعہ مسجد ٹیرا	20	22	جمعہ	جامعہ مسجد کرکال
6	8	جمعہ	نقش لاثانی نگر	21	23	ہفتہ	جامعہ مسجد محمدی فتوچک
7	9	ہفتہ	جامعہ مسجد مورلی	22	24	اتوار	جامعہ مسجد سانبلی کلیاں
8	10	اتوار	جامع مسجد غوثیہ رشید پورہ	23	25	سوموار	جامعہ انوار لاثانی کوہلیاں
9	11	سوموار	جامعہ مسجد لاثانی پنڈی سینیاں	24	26	منگل	جامعہ مسجد پھگواڑی
10	12	منگل	(دن) مرکزی جلوس	25	27	بدھ	گرگال
11	13	بدھ	جامعہ مسجد دبوالہ	26	28	جمعرات	جامعہ مسجد خانووال
12	14	جمعرات	جامعہ مسجد سوہاوڑہ	27	29	جمعہ	کوہلیاں کلاں
13	15	جمعہ	جامعہ مسجد مٹھی	28	30	ہفتہ	دودھم

Monthly
Mujallah **AL-HAQIQA**
March 2009
Reg.No. C.P.L.168

یا رحمۃ للعلمین

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

یا رب العلمین

محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

12 ربیع الاول کو مرکزی جلوس کے بعد تا نماز ظہر

بمقام آستانہ عالیہ حضور مفکر السلام نقش لاثانی نگر شکر گڑھ

خصوصی خطاب / ضیاء نظر

حضور مفکر اسلام پروفیسر **محمد حسین آسی** نقشبندی قادری

زیر سرپرستی

صاحبزادہ **محمد عطاء الحق** نقشبندی

جید علماء کرام اور ثناء خوانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا رہے ہیں

منجانب
شیرانِ اسلام پاکستان